هو العلی الاعلیٰ

حالات شہادت مولائی کائنات

بحمد و المنہ کہ جناب فیضمآب سیّد جید سعید فرید مولانا سیّد شاہ

عبد الوحید قادری غفوری محی الدین پوری عم فیضہ نے اس

کتاب لاجواب کو تالیف فرمایا

ب فرمایش عالیجناب معلی القاب مولوی محمد یحیی صاحب وکیل

عدالت وانزیری مجسٹریٹ پٹنہ

سنہ ۱۳۱۹ ہجری

در مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ طبع شد

بعون صانع بیچون مکان فضل و خلاق زمین و زمان

للہ الحمد کہ از تالیف لطیف جناب سید شاہ محمد وحید صاحب نسخۂ

حال شہادت مولائی کائنات

۱۳۰۱ھ

حسب فرمایش عالیجناب مولوی محمد یحییٰ صاحب وکیل عدالت و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ

در مطبع دبدبۂ احمدی واقع لکھنؤ مشک گنج طبع شد

نہ پڑو اور نہ ترک کرو ورنہ ہلاک ہوگے کیونکہ علماء اہلبیت تم لوگون سے زیادہ جانتے ہین کتاب اللہ و سنت رسول کو۔

قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا اس آیت مین خداوند تعالی کا خطاب جمیع مہاجر و انصار کی طرف ہے فرماتا ہے کہ تم سب مضبوط پکڑو رسی اللہ کی۔ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ چنگل مارنے سے مقصود ہے کہ مضبوطی کے ساتھ متابعت قرآن مجید و متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و متابعت اہلبیت کی کرو۔ تفسیر ثعلبی مین بروایت امام الجن والانس امام جعفر صادق علیہ السلام نے تفسیر اس آیت کی اس طرح پر مرقوم کی ہے کہ اکثر لوگ معانی و مطالب قرآن مجید مین تاویل کرکے مختلف طور پر مطلب لگاتے تھے جس سے اختلاف لوگون مین پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے یہ حکم آیا کہ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قابل تمسک ہین اور قرآن مجید اور اہلبیت بیک ساتھ ہین۔ اور اس ڈوری سے اہلبیت مقصود ہین اس لئے کہ اہلبیت گناہ و ناپاکی سے پاک کیئے گیے ہین اور اُنکی محبت بحکم خداوند تعالی فرض کی گئی اور اُن سے زیادہ سمجھنے والا احکامات الٰہی کا کون ہوسکتا ہے اور اسکا ثبوت دیگر احادیث معتبرہ سے بھی پایا جاتا ہے۔

صحیح مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب آیت قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا

وَاَنْفُسَکُمْ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی وفاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام کو طلب فرمایا اور کہا اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِیْ بار خدایا یہ میری جماعت اہلبیت ہین۔

اور خم غدیر مین فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ جسکے ہم مولیٰ ہین اُسکے علی مولیٰ ہین بار خدایا اُسکو دوست رکھ جو دوست رکھتے ہین علی کو اور دشمن رکھ اُسکو جو دشمنی کرے ساتھ علی کے۔ آیت وحدیث مذکورہ کا بیان ساتھ صراحت کے کتاب میلاد مین ہو چکا ہے مختصر طور پر یہان بھی ذکر کیا گیا۔

بروایت بزاز وطبرانی جابر بن عبد اللہ ودیگر صحابہ سے وترمذی سے بھی روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی اُسکے دروازہ ہین۔

اور دوسری روایت یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ جو شخص علم حاصل کرنا چاہے وہ دروازے مین آوے اور دروازے سے علم طلب کرے۔

اور ترمذی کی روایت علی علیہ السلام سے ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا مین حکمت کا گھر ہون اور علی اُسکے دروازے ہین۔

صواعق محرقہ مین مرقوم ہے کہ ابن شبیہ نے عبدالرحمن بن عوف سے
روایت کی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح مکہ طائف کیطرف
عنان عزمیت اُٹھائی اُس وقت ایک خطبہ بلیغ حمد وثناے باری تعالی مین
پڑھا اور فرمایا اُوصِیکُم بِعِترَتِی خَیرًا وَاِنَّ مَوعِدَکُمُ الحَوضُ وَالَّذِی
نَفسِی بِیَدِہٖ لَتُقِیمُنَّ الصَّلٰوۃَ وَلَتُؤتُنَّ الزَّکٰوۃَ اَولَابعَثَنَّ
اِلَیکُم رَجُلًا مِنِّی کَنَفسِی یَضرِبُ اَعنَاقَکُم ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ ثُمَّ
قَالَ هُوَ هٰذَا مین وصیت کرتا ہون تم لوگون کو اپنی عترت کے بارے مین
نیکی کرنے کے اور تحقیق کہ وعدہ گاہ تمھارا حوض کوثر ہے قسم ہے اُسکی جسکے
ہاتھ مین میری جان ہے تم کو چاہیے کہ نماز برپا رکھو اور زکوۃ دیا کرو ورنہ مین
بھیجون گا تمھاری طرف ایک شخص کو جو مثل میرے نفس کے ہے کہ تمھاری
گردن مارے بعد اُسکے پکڑا ہاتھ علیؑ کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ شخص یہ ہے ابن حجر مکّی کہتے ہین کہ رجال مین اس حدیث کے جتنے
راوی ہین سب ثقات ہین سوا ایک شخص کے جسکے علم مین کسی قدر اختلاف ہے
اور ایک دوسری روایت صواعق محرقہ مین یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَیُّھَا النَّاس وہ وقت قریب آیا ہے کہ قبض روح
میری ہو اور ہم تم مین سے جدا ہو جائین اور قبل اسکے ہم نے تم لوگون سے
کہا ہے اور اسوقت بھی ہم کہتے ہین تاکہ تم کو کوئی عذر باقی نہ ہے (آگاہ ہو)

کہ ہم کتاب اللہ اور اہلبیت کو اپنے تمہارے درمیان مین چھوڑ جائینگے اُسوقت
ہاتھ علی علیہ السلام کا پکڑ کر بآواز بلند فرمایا ھٰذَا عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ
مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَاسْئَلْهُمَا کَیْفَ خُلِفْتُ
فِیْهِمَا یہ علی ساتھ قرآن کے ہین اور قرآن ساتھ علی کے ہے یہ ایک دوسرے
سے جدا ہونگے اُس وقت تک کہ پہونچین گے میرے پاس حوض کوثر پر اُس
وقت ہم پوچھینگے ان دونون سے کہ میرے بعد کیسا سلوک کیا گیا ان دونون کے ساتھ
اور ایک روایت امام احمد حنبل رح کی یہ ہے کہ علی علیہ السلام نے کہا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو تلاش کیا اور پایا مجکو ایک باغ مین اور
اپنے پاؤن سے ایک ٹھوکر لگا کر فرمایا قُمْ فَوَاللّٰہِ لَاُرْضِیَنَّكَ اَنْتَ اَخِیْ
وَاَبُوْ وَلَدِیْ تُقَاتِلُ عَلٰی سُنَّتِیْ مَنْ مَّاتَ عَلٰی عَهْدِیْ فَهُوَ فِیْ
کَنْزِ الْجَنَّةِ وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی عَهْدِكَ فَهُوَ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمَنْ مَاتَ
بِحُبِّكَ بَعْدَ مَوْتِكَ خَتَمَ اللّٰہُ لَهٗ بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ مَا طَلَعَتِ
الشَّمْسُ اَوْ غَرَبَتْ اُٹھو قسم خدا کی کہ ہم تمکو خوش کرینگے اس حدیث سے کہ تم
میرے بھائی ہو دنیا و آخرت مین اور میرے فرزندون کے باپ ہو یعنی
حسن و حسین علیہما السلام کے۔ اور میری سنت پر مقاتلہ کروگے۔ اور جو شخص
کہ مرے گا میرے عہد پر یعنے جو میری رسالت پر ایمان لائیگا اور میری وصیت
کو قبول کریگا وہ بہشت مین ہوگا۔ اور جو تمہارے عہد پر مرے گا اُسنے

عہد اپنا پورا کیا۔ اور تمھاری موت کے بعد جو شخص تمھارے دوستی و محبت مین مریگا
خدای تعالی خاتمہ اُس کا ساتھ امن و ایمان کے کریگا جبتک کہ آفتاب طلوع و
غروب ہوتا رہیگا یعنی تا روز قیامت۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم مین بروایت سعد بن ابی وقاص و دگر صحابۂ کبار یون
مروی ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لئے
عنان عزیمت اُٹھائی تھی تو مدینہ طیبہ مین جناب علی مرتضی علیہ السلام کو خلیفہ کر کے
چھوڑ جانا چاہا تھا علی علیہ السلام نے اُسوقت کہا کہ یا رسول اللہ مجکو لڑکون اور
عورتون پر آپ خلیفہ کرتے ہین تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَمَا
تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ مِنْ بَعْدِیْ
آیا تم راضی نہین ہوتے ہو اس بات پر کہ تم میرے ساتھ اُس طرح ہو جس طرح
ہارون موسی علیہما السلام کے ساتھ تھے مگر فرق یہ ہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے

بخاری و مسلم مین سہل بن سعد سے اور طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ جنگ خیبر مین صحابہ کئے بار واسطے جنگ کے گئے اور
ناکامیاب واپس آئے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَاُعْطِیَنَّ
غَدًا الرَّایَۃَ رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کل صبح کو ہم علم ایسے شخص کو عطا کرینگے جسکے ہاتھ سے
یہ قلعہ فتح ہوگا اور جو خدا اور رسول خدا کو دوست رکھتا ہی اور جسکو خدا اور خدا کا

رسول دوست رکھتا ہے - اُس رات کو آپس مین صحابہ اسکا تذکرہ کرتے تھے اور اس فکر مین رہے کہ دیکھین ہم لوگون مین سے یہ سعادت و بزرگی کس کو نصیب ہوتی ہے صبح کے وقت صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دو دو تلوارین باندھ کر آئے اس امید سے کہ علم اُنکو عطا ہو - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب کہان ہین لوگون نے کہا کہ اُنکی آنکھون مین درد ہے فرمایا کہ اُنکو بلاؤ - جب علیؑ تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک اُنکی آنکھونپہ مل دیا اور دعا فرمائی فوراً وہ درد ایسا جاتا رہا گویا کہ تھا ہی نہین - اس سے صاف ظاہر ہے کہ علی وہ ہین جسکو خدا دوست رکھتا ہے - اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہین -

ترمذی مین عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ عورتون مین حضرت سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا بنت رسول خدا اور مردون مین اُنکے زوج امیر المومنین علی مرتضےٰ علیہ السلام احب ترین نزدیک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے -

بیہقی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے علیؑ آئے آپ نے فرمایا هٰذَا سَيِّدُ الْعَرَبِ یعنی یہ شخص جو آتا ہے سید عرب ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو اس وقت حاضر تھین بولین یا رسول اللہ کیا آپ سید عرب نہین ہین آپ نے فرمایا اَنَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ وَهُوَ

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

سَیِّدُ الْعَرَبِ ہم سید العالمین ہین اور یہ سید عرب ہین -

بروایت احمد حنبل و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ مرقوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ لَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا عَلِیٌّ علی ہم سے ہین اور ہم علی سے ہین اور میری امانت میری طرف سے کوئی ادا نہ کر سکے کا سوائے علی علیہ السلام کے

ترمذی مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ درمیان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت قائم کی یعنی ایک صحابی کو دوسرے صحابی کا بھائی بنایا اُس وقت علی علیہ السلام روتے ہوئے آئے اور کہا یا رسول اللہ آپنے ایک صحابی کو دوسرے کا دینی بھائی بنایا - اور میری برادری کسی سے قائم نہین کی آپ نے فرمایا اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت مین -

صواعق محرقہ مین ابن سعد سے بروایت علی علیہ السلام مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرَۃٍ شَتّٰی وَاَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ لوگ درختان مختلف سے ہین اور ہم اور علی ایک درخت سے ہین -

صحیح مسلم مین بروایت علی علیہ السلام مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَخَلَقَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَھْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اِلَیَّ اَنَّہٗ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ

قسم ہے اُس خدا کی جسنے شگافتہ کیا ہے دانون کو اس لیئے کہ وہ اُگین اور پیدا کیا انفسون کو بہ تحقیق عہد و وصیت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت کہ دوست نہین رکھیگا مجکو مگر مومن - اور دشمنی نہ کریگا میرے ساتھہ مگر منافق -

ترمذی مین بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ شناخت منافق کی یہ ہے کہ وہ دشمن ہو علی علیہ السلام کا -

صواعق محرقہ مین بروایت سعد بن ابی وقاص مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّجْنِبَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُكَ حلال نہین ہے کسیکو کہ اس مسجد مین آوے بحالت ناپاکی سوائے میرے اور تمھارے -

بروایت امام احمد حنبل زید بن ارقم سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنِّیْ اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ غَیْرِ بَابِ عَلِیٍّ فَقَالَ فِیْهِ قَائِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا سَدَدْتُ شَیْئًا وَّلَا فَتَحْتُهٗ وَلٰکِنِّیْ اُمِرْتُ بِشَیْءٍ فَاتَّبَعْتُهٗ بہ تحقیق مین حکم کیا گیا تھا واسطے بند کرنے دروازون کے جو مسجد کیطرف کھلے تھے سوائے دروازہ علی کے پس ایک شخص نے تم مین سے اِس بارے مین کچھ قیل و قال کی مگر مین نے قسم بخدا کہ اپنے جی سے نہ دروازہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے اور جو کچھ کیا ہے اُسکے لئے مین مامور ہوا تھا اور اُس حکم کی مین نے تعمیل کی -

مؤلف کہتا ہے جب آیہ کریمہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ

الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا نازل ہوئی تو بموجب ارشاد خداے
دو جہان حضرات پنجتن پاک طاہر وطیب و نجاست سے بری ہو گئے اُسکے بعد
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ دروازے کُل لوگون کے سوائے
دروازۂ علی علیہ السلام جو طرف مسجد نبوی کے تھا بند کر دئے جائین بعض لوگون نے
اسکے اوپر شک کیا اور آپس مین سرگوشی کرنے لگے۔ اسکو دیکھ کر رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے کوئی امر بغیر حکم خدا نہین کیا ہے۔ یعنی دروازے
اور لوگون کے جو بند کر دئے گئے ہین یہ بحکم خدا ہوا ہے۔ اور جو علیؑ کا دروازہ
رہنے دیا گیا ہو وہ بھی بحکم خدائے عزوجل ہوا ہے۔ حضرت علیؑ کے مکان مین حضرت
سیدۃ النساء العالمین بنت خیر البنیئین زوجہ علی کرم اللہ وجہ اور دونون
صاحبزادے یعنی سبطین رسول الثقلین حضرات امام حسنؑ و امام حسین علیہم الصلوٰۃ
والسلام رہتے تھے اور آیت تطہیر مین یہ سب لوگ شامل و داخل تھے۔ جب خدا نے
نجاست انکی ذات سے دور کر دی اور یہ لوگ طاہر و اطہر قرار پائے اور خود خدا نے
قرآن مجید مین کہدیا کہ یہ لوگ طاہر ہین تب ان حضرات مین نہ جُنب باقی رہا اور
نہ نجاست اور یہ لوگ گناہ و نجاست سے پاک ہین جسکا اعلان خدائے تعالیٰ
نے ظاہر طور پر کر دیا اس لئے ان ابرارون کی آمد رفت مسجد نبویؐ مین بلا قید
جائز ہو گئی۔ اور جن لوگون مین یہ بات نہین تھی وہ مسجد مین بغیر طہارت کے
بحالت جُنب آنے کے مجاز قرار نہ پائے بعد طہارت کے سب آنے کے مجاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالْمَلٰۤئِكَةَ
الْمُقَرَّبِيْنَ وَخَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِيْنٍ وَجَعَلَهٗ خَلِيْفَةً عَلَى الْاَرْضِ وَهُوَ
اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَاَرْسَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا نَبِيَّنَا مُحَمَّدِ
نِ الْمُصْطَفٰى وَقَالَ فِىْ شَانِهٖ مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ
الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۤئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ اِلَّذِىْ كَانَ عَلِيًّا
فِىْ دَرَجَاتِهٖ حَسَنًا فِىْ صِفَاتِهٖ شَهِيْدًا فِىْ تَجَلِّيَاتِهٖ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ بَاقِرَ
عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَادِقًا فِىْ اَقْوَالِهٖ كَاظِمًا فِىْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ مُتَمَكِّنًا
فِىْ مَقَامِ الرِّضَا جَوَادًا كَفُّهٗ عِنْدَ الْعَطَا هَادِيًا اِلٰى سَبِيْلِ النَّجَاةِ عَسْكَرِيًّا

ہوئے۔ جب یہ قید ہوگئی تب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ اور لوگوں کا دروازہ مسجد کی طرف نہ رہے بند کر دیا جاوے اور جنکے لیئے قید طہارت کی نہ تھی اور جو خود طاہر تھے اُنکا دروازہ کھلا رہنے کا حکم دیا یہ دلالت کرتا ہے اوپر عظمت شان وطہارت وتقدیس پنجتن پاک کی کہ جنکو اعلیٰ درجے کے مراتب حاصل تھے بلکہ بموجب آیۂ کریمہ اَنفُسَنَا وَاَنفُسَکُم و دیگر احادیث نبوی ایک طور پر درجہ عینیت کا حاصل تھا۔ از ملا جلامی رح تفسیر آیت ہذا

معنیٰ اِنَّمَا یُرِیدُ اللہ	آن بود پیش عارف آگاہ
کہ جسد را ز لوث رجس و فساد	ہست تطہیر اہلبیت مراد
نیست پوشیدہ بر اولو الافہام	کہ بود رجس بدترین آثام
چون بود رجس ذلت و عصیان	نیست تطہیر آن بجز غفران
پس ہمہ اہلبیت مغفور ند	از عقوبات آخرت دور اند
از گنہ چون بریست ذمت شان	نتوان بہر آن مذمت شان
از معاصی بد ارشان معصوم	وز ذمائم مساز شان مذموم

ترمذی مین یہ حدیث وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا تُرِیدُونَ مِن عَلِیٍّ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّی وَاَنَا مِنہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ مِن بَعدِی کیا ارادہ کرتے ہو علی علیہ السلام کے ساتھ۔ اس جملہ کو کہکر فرمایا کہ بتحقیق علی ہم سے ہین اور ہم علی سے ہین اور وہ والی ہر مومن کے میرے بعد ہین۔

طبرانی وحاکم سے بہ اسناد حسن و ابن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ یعنی علی کے چہرہ مبارک کا دیکھنا عبادت ہے
اور یہی وجہ ہے کہ علیؑ کے نام کے ساتھ کرم اللہ وجہہ استعمال کیا جاتا ہے

اور روایت مین ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عبادت جان کر علیؑ
کے چہرہ مبارک کیطرف بہت دیکھا کرتے تھے۔ کسی صحابی نے اُنسے پوچھا کہ چہرہ
مبارک علی علیہ السلام کو آپ کیون بار بار دیکھا کرتے ہین تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مین نے سنا ہے آنحضرت صلعم سے کہ دیکھنا چہرہ علی علیہ السلام کا عبادت ہے۔

صواعق محرقہ مین مرقوم ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ
اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللہَ وَمَنْ اَبْغَضَ
عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللہَ جس شخص نے محبت
کی علی علیہ السلام کے ساتھ اُسنے بتحقیق محبت کی میرے ساتھ اور جسنے محبت
کی میرے ساتھ بہ تحقیق اُسنے محبت کی خدا کے ساتھ اور جس نے بغض کیا علیؑ کے
ساتھ پس اُسنے بہ تحقیق بغض کیا میرے ساتھ اور جس نے بغض کیا میرے
ساتھ اُس نے بغض کیا اللہ کے ساتھ۔

اور اسی طرح انس رضی اللہ عنہ سے خطیب خوارزم نے روایت کی ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نے کہ عنوان صحیفہ مومن حب علی بن ابی طالب ہے ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ

حب ایشان دلیل صدق و فاق ‎ ‎ ‎ بغض ایشان نشان کین و نفاق

آیت قرآن مجید قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى مین محبت انهین اہل قرابت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسلمانون سے طلب کی گئی ہے - اور بحکم باری تعالی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ طلب محبت مین علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی اور جو کچھ احادیث درباره محبت کل اہالیان ہلبیت ارشاد فرمائی وه سب ہم مسلمانون پر واجب التعمیل ہے - بیشمار حدیثین محبت وعظمت و بزرگی مین اہالیان اہلبیت کے کتبہائے معتبره مین مرقوم ہین سب مین علی علیہ السلام وحضرت سیدة النساء العالمین بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات امام حسن شہید زہر بلا وامام حسین شہید ومقتول جور وجفا علیهم الصلوة والسلام شریک ہین - اور بعض بعض احادیث مخصوص ہر یکان ہین - اور بعض احادیث سب کے فضل وکمالات کی دلیل و برہان نمایان ہین -

بروایت دیلمی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَنْ اٰذَانِيْ فِيْ عِتْرَتِيْ یعنی سخت تر ہوگا عذاب اللہ تعالی کا اوپر اُس شخص کے جو رنجیده کرے گا مجکو درباب ہمارے اہلبیت وعترت کے -

اور یہ بھی حدیث مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنی عمر کو بڑھایا چاہے اور یہ چاہے کہ پھل کھاوے اُن نعمتون سے جو خدائے تعالی نے اُسکو عطا کی ہین اُسکو لازم ہے کہ بعد میرے اہلبیت سے میرے

سلوک نیک کرے اور اُنکو دوست رکھے جیسا کہ مین اُن کو دوست رکھتا ہون اور اگر اُنکے ساتھ میرے بعد سلوک نیک نہ کریگا اور میرا کہنا نہ مانے گا تو عمر اُسکی چھوٹی ہوگی اور اُسکے بعد کچھ نہ رہیگا اور روز قیامت مین وہ ذلیل و خوار ہوگا سمجھو کہ وہ روسیاہ ہوگا۔

اور حدیث معروف و مشہور یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ مثال شان اہلبیت کی ہمارے درمیان مین تمہارے مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہی جو شخص اُس کشتی پر سوار ہوا اُسنے نجات پائی۔ اور جو شخص مخالف ہوا وہ ہلاک ہوا اور غرق کیا گیا۔

امام احمد حنبل رح و ترمذی نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس شخص نے محبت کی میرے ساتھ اور ان دونون یعنی حسن و حسین علیہم السلام کے ساتھ اور انکے مان باپ کے ساتھ وہ بروز قیامت میرے ساتھ میرے درجے مین ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی۔ اور ہذین کا اشارہ اُنکی طرف کیا گیا تو حضرات امامین علیہم السلام اُس وقت موجود تھے۔

حاکم سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلِیٌّ اِمَامُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهٗ وَمَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهٗ علی پیشوا

اور امام ابرار ون کے ہین اور قتل کرنے والے کافرون کے - جسنے علی کی نصرت کی اُسکی مدد اللہ کی طرف سے ہوئی - اور جس نے علی علیہ السلام کی مدد نہین کی وہ خود متروک و ذلیل و خوار ہوا -

بشارت شہادت

صواعق محرقہ مین ہے کہ بسند صحیح امام احمد حنبل نے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَشْقَی النَّاسِ رَجُلَانِ اُحَیْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِیْ عَقَرَ النَّاقَۃَ وَالَّذِیْ یَضْرِبُکَ یَا عَلِیُّ ھٰذِہٖ شقی ترین و بدبخت ترین آدمیون مین دو شخص ہین - ایک اُن مین سے حمیر ثمود ہے کہ جسنے ناقہ صالح ع کو پے کیا یعنی اُسکے پانون کاٹے - اور دوسرا وہ شخص ہے جو ضربت تمیر لگائیگا (یعنی ابن ملجم ملعون) اے علیؑ اور لفظ ہذہ سے پہلے اشارہ سر مبارک علیؑ کی طرف فرمایا - اور پھر اشارہ آپکے چہرۂ مبارک کیطرف کیا - مطلب اُسکا یہ تھا کہ وہ ایسی ضربت تمیر لگائیگا کہ محاسن تمھارے خون سے آلودہ ہوجائینگے -

اور ابو یعلیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے معانقہ کرکے بوسہ دیا ورفرمایا بِاَبِیْ اَلْوَحِیْدِ الشَّھِیْدِ بِاَبِیْ اَلْوَحِیْدِ الشَّھِیْدِ عرب مین بابی دو طرح سے استعمال ہوتا ہی ایک واسطے تعظیم کے اور دوسرے واسطے تاکید کلام کے اور یہ روایت ابو یعلی کی بسند راویان ثقات ہی جنپر شبہہ و شک کچھ نہین ہے -

اور ایک روایت مین یون ہے کہ رسول مقبول صلعم نے علی سے پوچھا کہ مَنْ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ یعنی کون ہے شقی ترین اگلون کا۔ علیؑ نے جواب دیا کہ بدبخت ترین وہ ہے جسنے ناقہ صالح علیہ السلام کو پے کیا آپ نے فرمایا کہ سچ کہا تمنے۔ پھر پوچھا کہ مَنْ اَشْقَى الْاٰخِرِيْنَ یعنی بدبخت ترین آخرین کون شخص ہے۔ علیؑ نے کہا اسکو مین نہین جانتا۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَّذِیْ یَضْرِبُكَ عَلٰى هٰذِهٖ یعنی بدترین وہ شخص ہے جو تمھارے سر مبارک پر ضربت لگائیگا۔ اس حدیث کی وجہ سے علی جس وقت افعال واعمال سے اہل کوفہ کے ناخوش ہوتے تھے تو یہ فرماتے تھے وَدِدْتُ اَنَّهٗ قَدِ انْبَعَثَ اَشْقَاكُمْ فَخَضَبَ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ یعنی مین پسند کرتا ہون کہ بدبخت ترین آدمی تم سے برانگیختہ ہو اور میرے سر کے خون سے میری داڑھی رنگین ومخضوب کرے۔

روایت صحیح مین وارد ہے کہ عبداللہ بن سلام نے علی علیہ السلام سے کہا یا امیرالمومنین آپ کوفہ کی طرف تشریف نہ لیجائی کیونکہ مین خوف کرتا ہون کہ ایسا نہو کہ اہل کوفہ کی تلوار کی ضرب کا صدمہ آپکو پہونچے۔ علیؑ نے جواب دیا وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخْبَرَنِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی قسم خدا کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو خبر دی ہی اس بات کی جسکی تو پیشین گوئی کرتا ہی۔ ابوالاسود کہتا ہے کہ مین نے آج تک ایسا لڑنے والا نہین دیکھا ہی جو اپنے قتل ہونے کی خبر دیوے

بعض کتب تواریخ مین بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک مرتبہ علی علیہ السلام کسی مرض مین مبتلا ہوئے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما عیادت کے واسطے تشریف لے گئے جناب امیرؑ کے چہرے پر حضرت رسول مقبول صلعم کی نظر پڑی تو آنحضرت صلعم کو گریہ طاری ہوا۔ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما نے یہ دیکھکر کچھ کلمات ایسے کہے جنکا مفہوم یہ تھا کہ جناب علی مرتضیٰ اس مرض سے صحت نہین پائینگے اور اسی مرض مین وفات فرمائینگے جناب رسول مقبول صلعم جب اس کلام سے حضرات شیخین کے مطلع ہوئے تو فرمایا کہ ابھی علیؑ نہین مرتے ہین اور نہ وفات پائینگے بلکہ قتل ہونگے اور بے سبب اور بے قصور قتل کیئے جائینگے۔

اور جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام اپنے قتل ہونے کی نسبت جو کلمہ کہا کرتے تھے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ بدبخت ترین خلائق کو اس سے کیا نفع ہوگا کہ میرے سر کے خون سے میری داڑھی رنگین کریگا۔

نقل ہے کہ امیر شام یعنی معاویہ بن ابی سفیان کو اپنے عہد حکومت مین یہ تردد پیدا ہوا کہ حضرت علیؑ سے پہلے مین مرونگا یا علیؑ پہلے رحلت فرمائینگے اس بارے مین اپنے دل مین سوچ کر یہ بات نکالی کہ یہ مشکل علیؑ کے سوا اور کسی سے حل نہو گی۔ اس لیئے اعراب مین سے تین سرکش عرب کو حکم دیا کہ وہ کوفہ کو جائین اور یکے بعد دیگرے حضرت علیؑ کو میرے مرنیکی خبر پہونچائین

اور آپ جو جواب دین وہ سُنکر آئین۔ وہ تینون عرب کوفے مین ایسے وقت
پہونچے کہ آپ مسجد کوفے مین وعظ و نصیحتِ خلق مین مشغول تھے۔ اور تینون
شخصون مین سے ایک شخص کوفے مین داخل ہوا اُسکو معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ
اور آپ کے اصحاب مسجد مین تشریف رکھتے ہین فوراً جا پہونچا۔ اور بآواز بلند کہا
کہ اے کوفیو تم کو خوشخبری ہو کہ امیر شام نے وفات پائی۔ اصحاب علی کو یہ خوشخبری
سُنکر اہتزاز ہوا مگر آپ جسطور سے مشغول تھے اُسی طرح مصروف رہے۔ اور بعد م سکے
ان تینون شخصون مین سے دوسرا مسجد مین آیا اور امیر شام کی وفات کی خبر سنائی
اُس وقت اصحاب کو تحمل کی طاقت باقی نرہی اور جوش و خروش اُن مین شروع ہو گیا
لیکن حضرت امیر المومنین نے اُس خبر کی طرف کچھ التفات نہین کیا اور بدستور وعظ
مین مصروف رہے۔ اصحاب نے عرض کیا یا امیر المومنین خبر وفات امیر شام کی تحقیق کو
پہونچی ہم لوگ نہین سمجھتے ہین کہ ایسے دشمن قوی کے مرنے کی خبر سنکر آثار بشاشت و مسرت
کیون آپکے چہرۂ مبارک پر نمایان و ظاہر نہین ہوئی۔ علی علیہ السلام نے اپنی ریش
و سر مبارک کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وہ جبتک ان کو خون سے مخضوب نہ دیکھیگا نہ مریگا۔

حالات ابن ملجم

کتاب مستقصی مین محمد بن اسحق اور ابن ہمدان سے روایت ہے کہ خوارج
کے قتل ہونے کے بعد امیر المومنین علی علیہ السلام نے محمد بن ابی بکرؓ کے پاس یہ
پیغام بھیجا کہ مصر کے لوگون مین سے چند شخصون کو میرے پاس بھیجدو چنانچہ محمد

بن ابی بکرؓ نے بیس آدمی شجاعان مصر مین سے منتخب کر کے خدمت مرتضوی مین ارسال کیئے - اُن مین سے ایک شخص عبدالرحمن بن ملجم مرادی تھا جب ولایت مآب کی نظر اُسپر پڑی تو آپ نے اپنی زبان معجز بیان سے یہ شعر فرمایا - **شعر**

اُشْدُدْ حَيَازِيْمَكَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيْكَا

وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِيْكَا

مضبوط باندھو کمر کو اپنی موت کے اوپر کہ موت سے تمکو ملاقات ہوگی * اور زاری کرو مت پر جب موت تمھاری آوے * اس مضمون کو شاعر نے یون نظم کیا ہے

یعنی صبور باش کہ از موت چارہ نیست		گو دل گزین مصیبت و اندوہ پارہ نیست

اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ امیر المومنین علیؑ نے جب خوارج کے انسداد کے لیے نہروان کی طرف عنان عزیمت اُٹھائی تھی تو مختلف شہرون مین بطلب مردمان قاصد بھیجے تھے - اور دس آدمی جو یمن سے آئے تھے اُن مین ابن ملجم بھی داخل تھا - جب وہ لوگ پہونچے اور حضوری مین جناب امیر علیہ السلام کے حاضر آئے تو ہر شخص نے اُن دس شخصون مین سے تحفہ پیش کیا علی علیہ السلام نے نو شخصون کا تحفہ قبول کر لیا مگر ابن ملجم کا تحفہ یا نذر جو ایک تلوار نہایت بیش قیمت تھی آپ نے قبول نہین فرمائی - ابن ملجم اس پیشکش کے قبول نہین ہونے سے غمگین ہوا - اور بولا یا امیر المومنین اسکی کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھیون کی نذر آپ نے قبول فرمائی اور میری نذر جو

ایک تلوار ایسی ہے جو عرب مین اپنا مثل نہین رکھتی آپ نے قبول نہین فرمائی علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس تیری تلوار کو تجھسے مین کیونکر لون کہ مجھسے تیری مراد اسی تلوار سے برآنے والی ہے - ابن ملجم نے اس خبر وحشت اثر کو سنکر فریاد وزاری شروع کی اور زمین پر گر پڑا اور بولا یا امیر المومنین ہرگز خدا ایسا نہ کرے کہ اس طرح کا خیال میرے دل مین پیدا ہو اور یہ فکر محال میرے دل مین آئے مین آپکی ملازمت کی آرزو و عشق مین اپنے وطن کو چھوڑ کر آستانہ پر حاضر ہوا ہون اور آپکے خاندان کے خدام کی محبت و الفت صفحۂ دل پر میرے کالنَّقشُ عَلَی الحجر منقش ہے - حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات شدنی ہی اور ایسی صورت ظاہر ہونے والی ہے کہ تو عنقریب راہ وفا سے منحرف ہو کر طریق نفاق مین داخل ہوگا - اور میرے ساتھ بے مروتی و شقاوت کے ساتھ پیش آئیگا شعر

آئین مہر و رسم وفا عادت تو نیست		ہر چند شرط و عہد کنی باز بشکنی*

جسکا مطلب یہ ہی کہ محبت و وفا تیری عادت نہین ہے ہر چند تو عہد و پیمان کریگا پھر اُسکو توڑ ڈالیگا - ابن ملجم نے کہا یا امیر المومنین اسوقت آپکے سامنے مین کھڑا ہون کسی کو حکم دیجئے تاکہ وہ دونون ہاتھ میرے کاٹ ڈالے - اگر تحقیق یہ ہے کہ یہ کام مجھسے ہوگا تو مجھپر قصاص فرمائے حضرت امیر نے فرمایا کہ اس وقت تک تجھسے کوئی فعل صادر نہین ہوا ہے کہ تو مستحق سزا قرار پائے کیونکر مین قصاص کرون مگر مخبر صادق یعنی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی ہے

مَعَ الْغُرَاتِ مَهْدِيًّا اِلٰی طَرِیْقِ الْحَقِّ الْیَقِیْنِ غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ

بعد حمد پروردگار و نعت سید احمد مختار و منقبت خاصان اہلبیت و آل اطہار و مدح چہار یار یعنی خلفاء راشدین و بقیہ عشرہ مبشرہ و دیگر صحابۂ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین محمد عبد الوحید قادری غفوری عرض کرتا ہی شعر

ہمین گویم نہان و آشکارا | کہ حدے نیست فضل مرتضےٰ را

سبب تالیف

مین نے کتبہائے معتبرہ سے بسند روایات صحیحہ ایک کتاب موسوم بمیلاد علی شیر خدا تالیف کی تھی اور اُس کتاب حمید مین قرآن مجید و احادیث صحیحہ مسلمہ و اقوال صحابہ کرام و حضرات اولیاء اللہ عظام سے منجملہ فضائل شہنشاہ ولایت جناب علی مرتضےٰ علیہ التحیۃ والثنا کچھ فضائل منتخب کرکے مندرج کیے تھے مگر پوری طرح پر یہ کام بڑے بڑے علما و فضلا و حضرات اولیاء اللہ سے بھی انجام نہو سکا۔ سچ تو یہ ہے کہ فضائل مولائے کائنات لاتعد و لاتحصےٰ ہین اور قرآن مجید و کتب احادیث آپکے ذکر فضائل سے مملو ہین میری زبان مین یہ قدرت کہان تھی کہ مین کچھ بھی لکھ سکتا مگر مولیٰ نے میری مدد کی جو مختصر طور پر

کہ یہ کام تجھسے ہوگا- اور آپکے قول کو مین صادق جانتا ہون -

اور بعض روایت مین یہ ہے کہ ابن ملجم لشکر مین حضرت امیرالمومنین ع کے رہا اور جب علی علیہ السلام جنگ نہروان سے فراغت پاکر کوفہ کیطرف روانہ ہوئے تو ابن ملجم نے اجازت چاہی کہ پہلے ہی کوفہ مین جائے اور خبر فتح وظفر پہونچائے ابن ملجم اجازت لیکر کوفے مین داخل ہوا - وہ محلّون مین کوفے کے پھرتا تھا اور باواز بلند خبر فتح وظفر کی سُناتا تھا اسی اثنا مین ایک عورت پر جو نہایت حسینہ و جمیلہ تھی اُسکی نظر پڑی نام اُس عورت کا قطّامہ تھا اور وہ بیٹی اشجع تمیم کی تھی - ابن ملجم قطامہ کے حسن و جمال کا فریفتہ وشیفتہ ہوگیا - اور قطامہ سے پوچھا کہ تو کس قبیلہ سے ہے - اُسنے جوابدیا کہ قبیلہ بنی تمیم سے - اور قبیلہ بنی تمیم کے لوگ خارجی تھے اور اکثر اُن مین کے جنگ نہروان مین قتل ہوئے تھے - ابن ملجم نے پوچھا تو زن بیوہ ہے یا شوہردار - وہ بولی مین بیوہ ہون - اُسوقت ابن ملجم نے نہایت تمنّا و آرزو سے اُسکی خواستگاری کی اور نکاح چاہا - قطامہ نے کہا کہ میرا مہر یہ تین چیزین ہین مال کنیز حسینہ جو گانے والی ہو اور سر مبارک حضرت علی ابن ابیطالب - ابن ملجم نے کہا زر و کنیز تو مین نے قبول کیا مگر قتل حیدر کرار نہایت دشوار ہے - افسوس ہے ای قطامہ کہ کون شخص اسپر مستعد ہوگا اور کسکو ایسی جرات وقدرت ہوگی کیونکہ وہ شہسوار مشرق ومغرب وقاتل سرکشان عرب ہین - قطامہ نے کہا کہ مین نے مال وکنیز تجکو بخشدیا مگر قتل علی علیہ السلام سے مین باز نہین آسکتی ہون اس لیے کہ وہ قاتل ہمارے باپ

اور بھائیون کے ہین ۔ شعلہ عشق دل مین ابن ملجم کے بھڑک رہا تھا اور طلب وصال مین طاقت صبر باقی نہین رہی تھی بے ساختہ بول اُٹھا کہ واللہ امیر کی بات بالکل راست تھی جو کچھ اُنھون نے فرمایا تھا آثار اُسکے ظاہر ہوگے ۔ اور اُسنے کہا ای قطامہ مین نے اپنی کمر قتل امیر علیہ السلام پر باندھ لی اور اس کام کے لیئے مستعد ہوگیا اور کہا کہ اگر تو راضی ہو کہ مین ایک ضرب لگاؤن اور وہ ایک ضرب کافی ہو تو مین جلد اس کام کو انجام کو پہونچاؤن ۔

بعض مورخین نے اس روایت کو اس خیال سے ضعیف تصور کیا ہے کہ جنگ نہروان ۳۸ھ مین واقع ہوئی ہے اور شہادت جناب امیر علیہ السلام ۴۰ھ مین پس اتنے عرصہ تک ابن ملجم کا قائم رہنا باوجود عہد و پیمان کے قرین قیاس نہین ہے ۔

بعض کتب مین لکھا ہے کہ ایک سفر مین ابن ملجم کا گھوڑا گم ہوگیا تھا اُسنے علی علیہ السلام کیخدمت مین حاضر ہوکر گھوڑا مانگا ۔ جناب علی مرتضی نے اُس کی استدعا کو قبول فرماکر ارشاد فرمایا اُرِيدُ حَيَاتَكَ وَتُرِيدُ قَتْلِى مین تیری زندگی چاہتا ہون اور تو میرے قتل کا ارادہ کرتا ہے ۔

نقل ہے کہ حضرت امیر المومنین علی نے ایک روز ابن ملجم سے پوچھا کہ لڑکپن مین تیرا کوئی لقب بھی تھا ۔ اُسنے جواب دیا کہ معلوم نہین ۔ پھر آپنے اُس سے پوچھا کہ ایک زن یہودیہ نے تیرے ساتھ کچھ شغل کیا تھا اُسنے کہا ہان آپ نے فرمایا کہ اُس عورت نے تجکو یون خطاب کیا تھا کہ اے شقی وعاقر ناقہ صالح علیہ السلام

اُسنے جواب دیا کہ ہان - جب یہ جواب اُس سے حضرت امیرؑ نے سُنا تو آپنے خاموشی اختیار کی - اور پھر اُس سے کوئی بات نہین کی -

مصنف روضۃ الصفا لکھتے ہین کہ شہنشاہ ولایت مآب کی نسبت جو ارادہ ابن ملجم کا تھا اُسکے بارہ مین مختلف رواتین ہین مگر متفق علیہ روایت علماء سیر کی یہ ہے کہ بعد واقعہ نہروان عبد الرحمن بن ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ تمیمی اور ایک قول سے مبارک بن عبد اللہ تمیمی اور عمرو بن بکر السعدی جو خوارج کے گروہ مین سے تھے اور ایک قول سے حجاج بن عبد اللہ الضمیری شہر مکہ معظمہ مین جمع ہوئے اور باہم ملاقات کی اور عمال ولایت مختلفہ کے عیوب کو بیان کیا اور کشتگان نہروان کی تعریف کرکے سب روئے - آخر کار اُس مجلس مین یہ مشورہ کیا کہ بغیر قتل تین اشخاص کے ہمارے دلون کو چین نہ ہوگا - اور فتنہ و فساد دفع نہوگا - اور وہ تین شخص یہ ہین حضرت علی ولی علیہ السلام اور امیر شام بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص - ابن ملجم جو مصر کا رہنے والا تھا بولا کہ علی علیہ السلام کی مہم کے لیے مین کافی ہون - اور مبارک بن عبد اللہ نے کہا کہ مین امیر شام کا کام تمام کرونگا - اور عمرو بن بکر نے کہا کہ مین عمرو بن العاص کے شر و فساد کا دفعیہ کرونگا اور باہمی یہ قول و قرار طے پایا کہ وقت صبح ہفتہ ۱۷ ماہ رمضان کو یہ تینون شخص ہلاک کئے جائین -

اور بروایت کتاب صواعق محرقہ ابن حجر مکی ۲۱ یا اکیس تاریخ ماہ رمضان کی

اس کام کے لیے اُنھون نے مقرر کی - اور بعد عہد و پیمان کے اپنی تلوارون کو
زہر مین بجھا کر او رمسموم کر کے ابن ملجم کوفہ کی طرف اور مبارک دمشق کی جانب اور عمرو
مصر کی طرف روانہ ہوا - ابن ملجم جو کوفہ مین پہونچا تو اُسکو ایک عورت حسینہ سے ملاقات
ہوئی اور وہ عورت خوارج مین سے تھی اور اُسکے باپ و بھائی اور شوہر اور ایک
روایت سے بجائے شوہر کے چچا جنگ نہروان مین حضرت علی علیہ السلام کے
لشکر کے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے اور نام اُس عورت کا قُطامہ تھا - ابن ملجم قطامہ
کو دیکھکر فریفتہ و شیفتہ اُسکے حسن و جمال کا ہوگیا اور اُس سے پیغام نکاح کا
کیا - اُسنے جواب دیا کہ میرا مہر ادا کر سکو گے اگر عہد اپنا پورا کر سکو تو مضائقہ نہین
ابن ملجم نے پوچھا کہ تیرا مہر کیا ہے - اُسنے جواب دیا کہ تین ہزار درہم اور غلام لونڈی
گانے والی اور قتل علی بن ابیطالب ابن ملجم نے قبول کر کے کہا کہ مین اس مہم کے
لیے کوفہ مین آیا ہون - قطامہ نے کہا کہ مین ایک دوسرا شخص اور تلاش کردون
جو تیرا اُس کام مین مددگار ہو اور اپنے داماد دُردان نامی کو ابن ملجم کے ساتھ متفق کردیا
اور شبیب بھی قطامہ کے اغوا کرنے سے ابن ملجم کے ساتھ ہوا - اور یہ تینون آدمی
شب معہودہ کے منتظر رہے - مبارک بن عبداللہ یا برک نے دمشق مین پہونچکر بموجب
ایک روایت کے تاریخ سترھوین رمضان کو جو اس کام کے واسطے مقرر ہوئی تھی
ایک تلوار امیر شام کے سرین پر ماری اور گرفتار ہوگیا - اور امیر شام سے کہا کہ تجکو
مین ایک ایسی خبر سناؤنگا کہ تو جسکے سُننے سے نہایت خوش ہوگا امیر شام نے

پوچھا کہ وہ کیا خبر ہے۔ اُسنے جوابدیا کہ میرے بھائی عبدالرحمن بن ملجم نے علیؑ کو قتل کیا۔ امیر شام نے کہا کہ شاید اُسکو ایسا کرنیکا موقع نہ ملا ہوا اور اُس سے یہ کام نہ ہوسکا ہو جس طرح سے تو میرے بارے مین کامیاب نہوا۔ بعد اُسکے بحکم امیر شام مبارک کے ہاتھ پاؤن کاٹے گئے۔ اور زبان بھی اُسکی قطع کی گئی اور بُری حالت سے وہ مرگیا۔ اور عمرو بن بکر مصر مین پہونچکر انتظار موقع کا کررہا تھا۔ بحسب اتفاق شب معہودہ مین عمرو بن العاص کے پیٹ مین درد ہوا اور مسجد مین نہ جاسکا اُس لیے بنی عامر مین سے ایک شخص کو امامت کیواسطے اُسنے بھیجدیا۔ عمرو بن بکر نے جبکہ امام سجدہ مین گیا تو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسنے سر نہ اُٹھایا اور اطراف مسجد سے شور وغل فریاد کا ہوا۔ لوگون نے کہا کہ ای ظالم یہ امیر نہ تھا جسکو تو نے مارا۔ عمرو نے کہا کہ اسمین میرا قصور کیا ہے مین یہ نہین چاہتا تھا کہ سوائے امیر کے کوئی دوسرا میری تلوار سے قتل ہو۔

حالات قبل شہادت

روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تنہا مسجد مین تشریف لاتے تھے اور طلوع صبح کے وقت عبادت آلہی مین اور نوافل کے پڑھنے مین مشغول ہوتے تھے رفقاء آنحضرت کو جب اطلاع ہوئی تو باہم یہ کہنے لگے کہ حضرت امیر المومنینؑ کے دشمن کثرت سے ہین اور آپکو مطلق اُسکا خوف نہین ہے کہ ناگاہ صدمہ پہونچے لیکن ہم لوگون کو اسکی فکر واجب ہے ہم لوگون کو چاہیئے کہ ہر روز

صبح کو جمع ہو کر مسجد مین حاضر ہوا کرین اور حضرت کی حفاظت کا خیال رکھین
چنانچہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام دوسری شب کو جب مسجد مین تشریف لائے
جماعت اصحاب کو آپ نے دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو۔ سبھون نے عرض کی
کہ ہم فلان اور فلان ہین۔ فرمایا کہ اس وقت تمھارے جمع ہونے کا کیا سبب ہے
اصحاب نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپکے دشمن بہت ہین ہم لوگ اسواسطے جمع
ہین کہ آپکی حفاظت کرین۔ ارشاد ہوا تم لوگ مجکو آفت سماوی سے بچانا چاہتے ہو
یا آفت ارضی سے۔ اصحاب نے جواب دیا کہ فرشتگان ملاء اعلیٰ پر تو ہماری قدرت نہین
ہے ہم کیونکر آفت آسمانی سے آپکی حفاظت کرسکتے ہین بلکہ اگر کوئی دشمن اپنے دل
مین آپکی عداوت رکھتا ہو تو ہم اُسکو بھی نہین جان سکتے ہین لیکن ہم کو یہ خیال ہے
کہ اہل زمین آپکو ضرر نہ پہونچائین۔ حضرت نے فرمایا کہ بے حکم سماوی کوئی کام زمین
پر نہین ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہ قول حضرت علیؑ کا صادق اور محض صواب جانا اس لیے
اصحاب نے آپکی حفاظت کا اہتمام ترک کیا۔

نقل ہے کہ اُسی زمانہ مین حضرت امیر المومنین علیؑ نے اپنے فرزند جناب امام
حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ آج کی رات کو مین نے جناب سرور کائنات مفخر موجودات
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور کہا مین نے یا رسول اللہ
آپکی اُمت نے کسقدر مجسے عداوت کی ہے اور مجکو ایذا دی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ
اُنکے واسطے یہ دعا کرو اَللّٰھُمَّ اَبْدِلْنِیْ بِھِمْ خَیْرًا لِّیْ مِنْھُمْ وَاَبْدِلْھُمْ بِیْ شَرًّا لَّھُمْ

اے میرے اللہ عوض اور بدلہ مجکو ایسی چیز دے جو اُنھون سے بہتر ہو - اور میرے عوض مین اوپر اُنکے ایسا شخص مقرر کر جو مجھسے بدتر ہو -

صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہین کہ بعضے کتب مین مین نے دیکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آخر زمانہ حیات مین حضرت امام حسن علیہ السلام سے پوچھا کہ اس مہینے مین کس قدر تاریخین گذرین ہین امام حسن علیہ السلام نے کہا کہ پندرہ روز پھر حضرت امیر علیہ السلام نے پوچھا کہ اب کسقدر اس مہینے کے دن باقی ہین - پھر امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا کہ پندرہ دن - آپنے فرمایا کہ اب پانچ دن تمھارا مین مہمان ہون -

اور ایک روایت مین یہ ہے کہ جس ماہ رمضان مین آپ شہید ہوئے کبھی امام حسن کے یہان اور کبھی عبدالرحمن بن جعفر کے یہان آپ افطار کرتے تھے اور تین لقمہ سے زیادہ تناول نہین فرماتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے کہ چند شبون سے زیادہ تمھارا مہمان نہین رہونگا - اور کبھی یہ فرماتے تھے کہ قسم بخدا مین پسند کرتا ہون اس دنیا سے سفر کرنا ایسی حالت مین کہ مین گرسنہ ہون -

حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کی ایک کنیز کا قول ہے کہ شب دوشنبہ کو مین نے حضرت کے ہاتھ دھلائے - آپنے دست مبارک مین ریش اقدس کو اپنی لیکر فرمایا کہ افسوس ہے اس ریش سپید پر کہ شب جمعہ کو خون سے سرخ ہو جائیگی -

حالات شب ضربت

مناقب مرتضوی مین بروایت ام موسی اسریہ یعنی کنیز حضرت امیرالمومنین علیؑ سے روایت ہے کہ اس رات کو جسکی صبح کو شہادت آپکی ہونے والی تھی آپنے اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی مین دیکھتا ہون کہ یہ صحبت جو درمیان ہم لوگون کے ہے عنقریب ختم و آخر ہونے والی ہے اور قریب ہے کہ میرا طائر روح اس قالب شکستہ سے پرواز کرے اور متوطنان ملاء اعلی سے جا ملے۔ حضرت ام کلثومؑ کی آنکھون سے مثل بارش باران آنسو جاری ہوئے وہ کہنے لگین کہ باباجان یہ کیا خبر غم والم کی سنائی اور کیسی حکایت جانکاہ بیان فرمائی یہ قصہ ایسا نہین ہے کہ کوئی سُنے اور اُسکے ہوش بجا رہین **شعر**

از فراق تلخ میگوئی سخن	ہرچہ خواہی کن ولیکن این مکن

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ای بیٹی کل کی رات حضرت سید کائنات علیہ التحیۃ السلام والصلوۃ کو مین نے خواب مین دیکھا کہ وہ میرے چہرہ سے غبار جھاڑ رہے ہین اور فرماتے ہین اے اخی اے بھائی تم میرے پاس آؤ کہ جو کچھ تم پر واجب تھا تم نے ادا کیا۔

اور ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ خواب جناب امیر علیہ السلام نے امام حسنؑ سے بیان کیا اور امام حسنؑ زار زار روئے۔ الغرض اس طرح کے اقوال جناب مولائے کائنات علی علیہ السلام کے کتب معتبرہ مین بکثرت موجود ہین۔ مگر اس وقت

صرف اُس رات کا ذکر کیا جاتا ہی کہ جسکی صبح کو یہ حادثہ ہوا تھا اور علیؑ زخمی ہوئے۔
حضرت ولایت منقبت اُس رات کو نہایت متردد تھے۔ مگر آخر کار فرمایا کہ موت سے چارہ نہین ہے اور قضا سے کوئی بھاگ نہین سکتا۔
روایت صحیحہ سے ثابت ہی کہ آپ اُس رات کو مطلق نہ سوئے ساری رات طاعت و عبادت پروردگار عالمیان مین بسر کی کبھی کبھی آپ حجرے سے باہر صحن مین تشریف لاتے تھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرماتے تھے صَدَّقْتَ یارسُولَ اللہ یعنی سچ کہا ہے آپ نے یارسول اللہ۔ اور فرماتے تھے کہ یارب کون شے روکے ہوئے ہے میرے قاتل کو قتل کرنے سے۔ اور آپنے اسیطرح رات کاٹی جب مسجد کے جانیکا وقت قریب آیا آپنے تجدید وضو کیا اور کمر باندھکر جو اُسوقت ارشاد فرمایا اُسکا مفہوم ان دو اشعار مین کتاب مناقب مرتضوی کے منظوم ہی قطعہ

بعد ازان تا بقیامت سر ما وُ درِ تو	کہ شد از خاک درت دیدہ دل نورانی
ہر کسی شاد بہ عید و من بیدل محزون	عید آن دم کہ زتیغ تو شوم قربانی

حضرت علی علیہ السلام حجرے سے باہر تشریف لائے صحن خانہ مین جو بطین پلی ہوئی تھین حضرت کے چہرۂ مبارک کیطرف رخ کرکے چلانے لگین۔ اور ایک قول یہ ہی کہ آپکا دامن پکڑا خادمون مین سے ایک نے چھڑی مار کر بطون کو ہٹانا چاہا۔ حضرت نے فرمایا کہ انکو مت مارو کہ یہ میرے اوپر نوحہ کرنے والی ہین۔ الغرض حضرت علی علیہ السلام مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ اور مسجد مین پہونچکر آپ نے اذان کہی۔

حالات ضربت و شہادت

ابن ملجم و شبیب و دردان اُس شب کو قطامہ کے گھر مین رہے تھے اور شراب پی کر سو رہے تھے جب آواز اذان کان مین قطامہ کے پہونچی تو اُسنے اُن تینون ملعونون کو جگایا اور کہا کہ علی علیہ السلام اذان کہ رہے ہین اُٹھو اور اپنی مہم پر جاؤ وہ تینون ملعون مسجد کی طرف گئے۔ دو آدمی دروازہ مسجد پر بیٹھے اور ابن ملجم ملعون اندر گیا۔ اُس وقت علی علیہ السلام اذان سے فارغ ہو کر قدم مبارک مسجد کے اندر رکھا کہ شبیب ملعون نے ایک وار تلوار کا چلایا جو طاق مسجد پر لگا۔ اور دردان ملعون نے بھی ایک وار کیا وہ دیوار پر لگا۔ اور ابن ملجم ملعون نے تیسرا وار اپنی تلوار سے کیا جو حضرت علی علیہ السلام کے سر پر لگا۔ اور وار چلانے کے وقت اُس ملعون نے کہا اَلْحُکُوْمَۃُ لِلّٰہِ لَا لَکَ وَلَا لِاَصْحَابِکَ یعنی حکومت واسطے اللہ کے ہے نہین واسطے تمھارے ہے اور نہ تمھارے اصحاب کے واسطے۔

اور ایک روایت یہ ہے کہ ابن ملجم نے توقف کیا اُس وقت تک کہ حضرت علی ع نے جب تک نیت نماز کی کر کے نماز نہ شروع کی اور سجدہ اول بجا لا کر جب آپ نے سر اُٹھایا تو اُس شقی نے اپنی تلوار کا وار کیا۔ تلوار کی ضرب اتفاق سے اُس مقام پر لگی جہان پر جنگ خندق مین عمرو بن عبدود کی تلوار سے سر مبارک آپکا زخمی ہوا تھا۔ اور یہ ضربت ایسی لگی کہ آپ کے سر مبارک کا مغز تک اُس سے شگافتہ ہو گیا۔ اُس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

کتاب میلاد مین نے لکھ ڈالی اور جابجا سے انتخاب کر کے آپکے فضائل بھی کچھ درج کیے۔ اُس وقت صرف تالیف کتاب میلاد مقصود تھی اور اختصار بھی مدنظر تھا۔ اس لیئے بعد تحریر حالات ولادت اور بعض فضائل کی وہ کتاب ختم کی گئی تھی۔ اب چونکہ چند احباب نے اصرار کیا کہ بطور تتمہ کتاب مذکور کچھ احوال شہادت بہترین مخلوق خدا بعد رسول خدا بھی کتب معتبرہ سے منتخب کر کے جمع کیئے جائین تو مناسب بلکہ انسب ہے اکثر حضرات صوفیہ کرام کے پیرو ماہ رمضان المبارک شب بست یکم مین مجلس وقل کرتے ہین اُس مجلس مین اگر حال شہادت بنظر حصول سعادت پڑھا جائے تو مومنین ومسلمین کے لیئے خالی از ثواب نہوگا مین نے احباب کی ارشاد کے تعمیل ضروری سمجھ کر یہ اوراق چند کتب ہاے معتبرہ سے لیکر جمع کیئے ہین جس سے خوشنودی مولائی کائنات منظور ہے اگر کسی مجلس مین یہ حالات پڑھے گئے اور اس ذریعے سے تذکرہ ہمارے آقا و مولی کا اُس مجلس مین ہوا تو اہل مجلس داخل ثواب بھی ہوئے اور واقفیت بھی اُنکو حاصل ہوئی۔

چند حدیثین بخیال طوالت کتاب میلاد مین اُس وقت چھوٹ گئین تھین انکو بھی بنظر حصول افتخار اس مختصر رسالے مین درج کردیا ہے یون تو اگر پورے حالات لکھے جاتے تو نہایت اچھا ہوتا مگر طوالت کتاب کا

فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ قسم خدا کی کہ مین اپنے مقصد کو پہونچا۔

اور ایک روایت مین یہ ہے کہ جب آپکے زخم کاری لگا اور خون مبارک سے جاری ہوا۔ اور بے حساب خون بہا تو اُسوقت آسمان کی طرف دیکھکر یہ فرمایا فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ اِنَّهَا اللَّيْلَةُ الَّتِي وُعِدْتُ خدا کی قسم مین نے جھوٹ نہین کہا۔ اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا یہ تحقیق یہی شب ہے جسکا مجھسے وعدہ کیا گیا تھا۔

علی علیہ السلام نے امام حسنؑ کو حکم دیا کہ تم امامت کرو تاکہ لوگ نماز ادا کرین۔

کتاب مستقصی و روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ اس حادثۂ عظیم اور اس وقوع جانکاہ کے بعد وردان بھاگ کر اپنے گھر چلا گیا۔ ایک شخص نے اس حال سے واقف ہوکر اُسکو داخل بہ جہنم کیا۔ اور شبیب بھی اپنی جان بچاکر بھاگ گیا صبح کو جب لوگ جمع ہوئے تو سب نے پوچھا کہ یا امیر المومنین کسنے آپکو زخمی کیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدای تعالی اُسکو ظاہر کر دیگا۔ اور مسجد کی داہنی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وہ اسی وقت اس دروازہ سے گیا ہے۔ ابن ملجم صبح کیوقت تلوار خون آلودہ ہاتھ مین لیئے کوفہ کی گلیون مین دوڑتا پھرتا تھا ایک شخص نے قبیلہ بنی قیس مین سے اُسکے سامنے آکر پوچھا کہ تو کون ہے۔ وہ بولا عبدالرحمن بن ملجم ہون۔ پھر پوچھا کہ اے ملعون تو نے امیر المومنین کو زخمی کیا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ انکار کرے مگر اللہ تعالی نے اُسکی زبان سے اقرار کرا دیا یعنی اُسکی

زبان سے یہ نکلا کہ ہان - اُس شخص نے شور و غل کیا تو لوگ جمع ہو گئے - اور
ابن ملجم کو گرفتار کر کے علی علیہ السلام کے سامنے لے آئے -

اور روضتہ الشہدا مین یون مروی ہے کہ بعد واقعہ کے وہ ملعون اپنے
بھتیجے کے گھر گیا - اور ہتیار جو لگائے ہوئے تھا اُنکو اوتارا - اُسی وقت
مالک مکان آیا اور ابن ملجم کو مشوش اور متردد دیکھکر اُسنے پوچھا کہ تونے امیر المومنین
کو زخمی کیا ہے بجائے لا - ابن ملجم کی زبان سے نعم نکل گیا یعنی نہین کے عوض
اُسنے ہان کہدیا وہ شخص ابن ملجم کا گریبان پکڑکر کھینچتا ہوا حضرت امیر المومنین کے
روبرو لایا - جب امیر المومنین کی نظر اُس لعین پر پڑی تو آپنے اُسکی طرف مخاطب
ہو کر فرمایا یا اخا المراد - مگر کیا مین تمھارا برا امیر تھا - اُسنے کہا معاذ اللہ یا امیر المومنین
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تب تونے کیون میرے فرزندون کو یتیم کیا -
اور میرے رہنے کے قصر مین رخنہ ڈالا مین نے کیا تیرے ساتھ نیکی نہین کی
تھی - اُسنے کہا کہ ہان - مگر جو بات ہونے والی تھی وہ ہو گئی اور یہ حکم اللہ کا تھا
اُس وقت حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بد بخت کو قید خانہ
مین لیجاؤ اور کھانا پانی اسکو برابر دو - اور ہرگز بند نہ کرو اگر مین زندہ رہونگا
تو جو میری رائے مین مناسب ہوگا وہ اُسکے حق مین عمل مین لاؤنگا - اور اگر
مین زندہ نہین رہا اور میری حیات نے وفا نہ کی تو صرف اسکو ایک ہی
ضرب مارنا - کیونکہ اسنے مجکو ایک ہی ضرب لگائی ہے - حضرت امیر علیہ السلام کو

ایک کمل مین لٹا کر دولتسرے مین لے گئے - آپکی صاحبزادیان اور صاحبزادگان فریاد وزاری کرنے لگے اور آہ ونالہ کی صدا فلک پہ جانے لگی اور صدمۂ رنج والم سے اضطراب و بیقراری بیحد و بے پایان ہوئی جسکی کیفیت کو ایک شاعر نے یون نظم کیا ہے **نظم**

شعلۂ آتشِ ہجرانِ تو جان می سوزد	در فراقِ تو دلِ پیر و جوان می سوزد
این چہ دردیست کزو کون و مکان می سوزد	اینچہ شوریست کزو ہر دو جہان می سوزد

اور حضرت علیؑ کا ضعف لحظہ بلحظہ بڑھنے لگا اور زخم بھی زیادتی کرنے لگا -

منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حالت نزع مین اپنے فرزندون کو بہت سی وصیتین فرمائین منجملہ اُنکے ایک وصیت یہ تھی کہ حضرت امام حسنؑ سے فرمایا کہ جب میرا انتقال ہو تو ایسا نہ کرنا کہ خلق اللہ کو معلوم ہو جائے کہ قبر میری کہان ہے - کیونکہ مین نے دس ہزار شجاعان کفر وضلالت کو جنکا قتل کرنا واجب تھا قتل کیا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا اُنکے وارث میری قبر کھود ڈالین اور مخالفت بنی اُمیہ کو مجھسے بیحد ہے -

اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے زخمی ہونے کے بعد اپنے فرزندان سَیِّدُ الشَّبَابِ اَهْلِ الْجَنَّة (سرداران نوجوانان ۱۲) یعنی حضرات امام المشارق والمغارب سیدنا حسن و حسین علیہما الصلوٰة والسلام سے یہ وصیت فرمائی کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون ساتھ تقوی و طاعات خدای تعالیٰ کے اور یہ کہ دنیا کو طلب نہ کرو اگرچہ

دنیا تمکو طلب کرے اور گریہ وزاری نہ کرو اس امر پر جو چیز تم سے چھین لی گئی
ہے - اور حق بات کہو - اور یتیمون وضعیفون کی مدد کرو - اور کار آخرت کرو
اور ظالمون کے ساتھ عداوت وخصومت رکھو - اور مظلوم کی مدد واستعانت
کرو - اور جو کچھ کرو خاص واسطے اللہ کے کرو - اور راہ خدا مین کسی ملامت
کرنے والے سے نہ ڈرو - اور پھر محمد بن حنفیہ کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ
تمھارے بھائیون سے جو وصیت مین نے کی ہے وہ تمنے سُنی اور یاد
کر لی - اُنھون نے کہا ہان - پھر فرمایا کہ تمکو مین وصیت کرتا ہون کہ جو کچھ تمھارے
بھائیون سے مین نے وصیت کی ہے تم اسپر عمل کرو - اور یہ کہ تعظیم اور توقیر
اپنے بھائیون کی ملحوظ رکھو کہ حق بزرگی کا اُنکو تمپر ہے - اور کسی امیر پر سوائے
اُنکے اعتماد نہ کرو - بعد اُسکے حضرات امام حسن و امام حسین علیہما السلام کیطرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون ساتھ اُسکے کہ وہ تمہارا بھائی ہے
اور بجائے فرزند کے ہے - اور تم جانتے ہو کہ تمھارے باپ سے وہ محبت
رکھتا ہے - بعد اس وصیت کی آپ نے کوئی بات نہین کی - اور زبان مُطہر پر
کہ کلید گنجینۂ اسرار الٰہی تھی کلمہ طیبہ جاری ہوا - اور پھر سوائے کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللہُ کے کچھ زبان پر نہ تھا - یہان تک کہ روح پُر فتوح نے مفارقت کی
یعنی آپ نے اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی کے رحلت فرمائی -
اِنَّا لِلہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ -

اکثر مورخین کا قول ہے کہ آپ نے تاریخ بستم ماہ رمضان المبارک کو اس ملک ناپائیدار سے جانب ملک بقا سفر آخرت فرمایا۔

اور ایک گروہ کے نزدیک نسبت وبکم ماہ مذکور کی تھی۔ اور اس باب مین اور روائتین وارد ہین مگر متفق علیہ روایت علماء سیر کی یہ ہے کہ یہ واقعہ جان گداز وسانحہ جگر سوز سنہ چالیس ہجری مین ہوا ہے۔

اور قبر اطہر آپ کی کہان ہے اس مین بھی بہت اختلاف ہے۔ لیکن ایک کتاب معتبر مین یہ مذکور ہے لَمَّا قُتِلَ دُفِنَ بِالْمَوْضَعِ الَّذِیْ یُزَارُ۔ جب آپ شہید کیئے گیئے تو اُس جگہ دفن ہوئے ہین جہان لوگ زیارت کے لیئے حاضر ہوتے ہین۔ اور عمر شریف آپ کی مشہور یہ ہے کہ ترسٹھ ۶۳ برس کی تھی۔ اور مدت خلافت آپکی چار برس نو مہینے ہے۔

تجہیز وتکفین وتدفین

اور ایک روایت مین بسند صواعق محرقہ یہ مرقوم ہے کہ حضرت علی علیہ السلام بروز جمعہ وشنبہ زندہ رہے اور شب یکشنبہ کو آپ نے رحلت فرمائی۔ اور حضرات امام حسن ع و امام حسین علیہما السلام وعبد اللہ بن جعفرؓ نے آپکو غسل دیا اور محمد بن حنفیہ آپ پر پانی غسل کے وقت ڈالتے تھے اور تین کپڑون مین جس مین قمیص نہ تھی آپ کو کفنایا اور امام حسن ع نے نماز جنازہ ساتھ سات تکبیرون کے پڑھائی۔ اور رات کے وقت دار الامارۃ کوفہ مین یا موضع غری

مین جو نجف اشرف کے قریب ہے اور جہان اب لوگ زیارت کرتے ہین یا درمیان منزل کے جسد اطہر کو مدفون کیا - اور آپ کی قبر کو اس لیے ظاہر نہین کیا کہ خوارج کو آپ سے از حد عداوت تھی ایسا نہ ہو کہ وہ قبر کھود دین اور آپکی نعش کو قبر سے باہر نکالین -

اور شریک سے روایت یہ ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے آپکی نعش کو اُونٹ پر بار کر کے مدینہ کی طرف روانہ کیا اثنا، راہ مین وہ اُونٹ غائب ہو گیا اور کسی نے نہ جانا کہ وہ اُونٹ کس طرف گیا - اور نہ کسی شخص کو اُس اونٹ پر قدرت یا اختیار باقی رہا -

اور کتاب مناقب مرتضوی مین امام حسنؑ سے یون مروی ہے کہ فرمایا آپ نے بعد رحلت حضرت شاہ ولایت ہاتف غیبی کی صدا میرے کان مین آئی کہ اُسنے کہا اس مکان سے باہر جاؤ - اور اس ولیِ خدا وصی مصطفےٰ صلعم کو ہم لوگون پر چھوڑ دو - جب ہم لوگ اُس مکان سے باہر آئے تو ہم لوگون کے کان مین یہ آواز آئی کہ کوئی کہتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی اور اُنکے وصیِ علی مرتضےٰ نے شہادت پائی اب کون ہے کہ بعد اُنکے حفاظت دین متین نبوی اور نگہبانی امت خیر النبیین کی کریگا - اور دوسری یہ آواز آئی کہ جو شخص اُنکی سیرت پر چلے اور اُنکی متابعت کرے - جب یہ صدا موقوف ہوئی مین اُس مکان کے اندر آیا تو نعش امیر المومنین علی علیہ السلام کو

غسل وکفن سے مرتب و فارغ پایا۔

اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ حضرت علی مرتضےٰ ع نے آخر وقت مین یہ وصیت کی تھی کہ مکان کے گوشہ سے ایک تختہ نکلے گا اوسپر مجکو لٹا کر غسل دینا اور ڈھوڑھی سے مکان کے کفن و خوشبو ظاہر ہوگی اُس سے مجکو کفنا کر تابوت مین رکھنا اور تابوت مین رکھنے کے بعد میرے فرزندون کو بلانا کہ اپنے باپ کو رخصت کرین۔ اور ایکبار حسن ع میرے جنازہ کی نماز پڑھین اور ایکبار حسین ع نماز پڑھین۔ اُسکے بعد تابوت اُٹھانا اور لے جانا جہان پر وہ تابوت زمین پر آوے وہان قبر کھود کر مجھے دفن کرنا۔

کتاب فصل الخطاب مین یون مرقوم ہے کہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن سے جو کافور بچ رہا تھا وہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھ لیا تھا وہی کافور آپکے بدن مین ملا گیا۔

روضۃ الشہدا مین اس طرح پر مرقوم ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ساٹھ مثقال کافور بہشت سے لائے تھے اُس مین سے بیس۲۰ مثقال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے واسطے رکھا تھا۔ اور چالیس۴۰ مثقال حضرت سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے وصی علی ع مرتضیٰ کو مرحمت فرمایا تھا۔ اور یہ وصیت کی تھی کہ رحلت کے وقت اُن دونون کے کام آئیگا۔

منقول ہے کہ بعد شہادت ولایت مآب جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ابن ملجم قتل کیا گیا - اور جسد اُس شقی کا بوریہ مین لپیٹ کر جلا دیا گیا -

اور مناقب مرتضوی مین مرقوم ہے کہ بعد رحلت شہنشاہ ولایت مآب حضرت علی علیہ السلام حضرت امام حسن علیہ السلام نے ابن ملجم کو بلایا - جب وہ حاضر لایا گیا آپ نے فرمایا کہ تو نے امیر المومنین کو قتل کیا ہے وہ بولا کہ ہان - آپ نے ایک ضرب تلوار اُسے ماری اور عبد اللہ بن جعفرؓ نے آنکھین اُس ملعون کی نکلوائین اور ہاتھ و پانوٗن کاٹ کر کے زبان اُسکی کٹوائی - اور چند لوگون نے اُس کے جسم کو بوریہ مین لپیٹ کر جلا دیا - اور ہر چند کہ روضۃ الشہدا مین قطامہ کے سبب سے ابن ملجم نابکار کا یہ کار کرنا مرقوم ہے - مگر قدوۃ المحققین حکیم سنائی رح کی یہ تحقیق ہے کہ قطامہ ابو سفیان کے خاندان مین تھی اور یہ کام اشارہ سے امیر شام کے ظہور مین آیا واللہ اعلم بالصواب -

کتاب مناقب مرتضوئی مین مرقوم ہے کہ بموجب وصیت جناب ولایت مآب مدفن آپکا لوگون کی نظرون سے پوشیدہ و مخفی کیا گیا تھا - اور کتابون مین بھی اسکا تذکرہ ہے کہ آپکا مدفن کسیکو معلوم نہ تھا - اور آپکو دفن کر کے نشان قبر مٹا دیا گیا تھا - اور زمین وہان کی مسطح و ہموار کر دی گئی تھی - سوائے آئمہ اطہار کے کسی کو خبر اسکی نہ تھی کہ قبر اطہر آپکی کس مقام مین ہے - صرف اسی قدر بعض اشخاص دیرینہ سال کو معلوم تھا کہ اُس سرزمین کے حلقہ مین کسی مقام پر مزار و مدفن مطہر

آپکا ہے - مگر ظاہر مین نشان قبر کوئی نہین پاتا تھا - اور نہ دیکھ سکتا تھا
اتفاقاً ہارون رشید بادشاہ بغداد جو یکے از خلفاء بنی عباس سے تھا
اُس سرزمین مین شکار کے لیے وارد ہوا اور ایک ہرن نے اُس مقام
من جہان مدفن آپکا تھا شکار ہوجانے کے خوف سے پناہ لی - ہر چند
کہ چرخ و کُتون کو اُس طرف دوڑانے کا ارادہ کیا جاتا تھا مگر اُس طرف چرخ
اور کُتے نہین جاتے تھے پھر کر لوٹ آتے تھے - ہارون الرشید کو یہ حالت
دیکھ کر سخت تعجب گذرا - اور متحیرانہ اُسوقت جو لوگ حاضر تھے اُن سے
سبب اسکا دریافت کیا - اور اس بارہ مین اُسنے اچھی طرح سے تفتیش کی
ایک شخص دیرینہ سال حاضر الوقت نے کہا کہ ہم لوگون نے اپنے بزرگون سے
سُنا ہے کہ جسد اطہر امیر المومنین علی علیہ السلام اس مقام مین مدفون ہے -
ہارون رشید نے اُس مقام مین شکار کرنا چھوڑ دیا - اور شکار موقوف
کر کے قبر انور کا طواف کیا - اور وہان سے چلا گیا - اور مقام قبر اُس زمانے
سے آپکا ظاہر ہوا - اور یہ وہی مقام ہے جسکو لوگ اب نجف اشرف
کہتے ہین اور جہان زیارت کے لیئے لوگ جاتے ہین -

قطعہ

زمانہ بر سرِ جنگ ست یا علی مددے	کمک بغیر تو تنگ ست یا علی مددے
گشود کار دو عالم بیک اشارۂ تست	بکار ما چہ درنگ ست یا علی مددے

خاتمہ

مذکورالصدر احادیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید کے ساتھ محبت و مودت اہلبیت اطہار سلام اللہ علیہم اجمعین کی نسبت ارشاد و امر فرمایا ہے۔ اور اپنی امت کو وصیت فرمائی کہ میرے اہلبیت کے ساتھ محبت کرین اور اُنکی متابعت واجب جانین۔ خصوصًا اولین اہلبیت حضرت علی مرتضیٰ صلوات اللہ وسلامہ ہین۔ جنکے نسبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ علیؑ حق کے ساتھ ہین اور حق علیؑ کے ساتھ ہے اور اہلبیت اطہار سے زیادہ کوئی سمجھنے والا مطالب و احکام قرآن مجید کا نہین ہوسکتا۔ اور متابعت اہلبیت کی احکام دین مین اولیٰ تر وضروری ہے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جسنے دوستی و محبت ساتھ علیؑ کے کی اُسنے مجھسے محبت کی اور جسنے مجھسے محبت کی اُسنے خدا سے محبت کی۔ اور جسنے علیؑ کو ناخوش کیا اُسنے مجھے ناراض کیا اور جس نے مجھے ناراض کیا اُسنے اللہ کو ناخوش کیا۔ المختصر دوستی علیؑ کی دوستی رسولؐ خدا اور دوستی خداوند کبریا ہے۔ اور دشمنی علیؑ کی عین دشمنی خدا و رسول خدا کی ہے۔ اور رسول خدا صلعم نے مجرد بپاس خاطر بنظر فائدہ اقربا و عزیزان خود یہ سب کلمات ارشاد نہین فرمائے ہین۔ بلکہ بحکم خدا بنظر آگاہی سائر مسلمین و مسلمات و مومنین و مومنات ساتھ تواتر کے اِس قسم کی حدیثین بیان کین تاکہ لوگ واقف ہوکر عمل کرین۔

خیال مدنظر ہے - کیونکہ مولائے کائنات کی سوانح عمری لکھنے اور فضائل جمع کرنے کے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلم درکار ہے جب اولیا اللہ سے نہو سکا تو میرا حوصلہ کرنا کب درست ہو سکتا ہے - حقیقت یہ ہے کہ آپکا ہر قول وہر فعل عبادت وکرامت ہے - ہر غزوے مین جہان آپکی شرکت رہی آپ نے کارہائے نمایان کیئے جنکی تعریف وثنا کی متعدد شہادتین قرآن مجید واحادیث نبوی مین موجود ہین - یہ فقیر صرف مختصر طور پر کچھ فضائل کا آپکے ذکر کر کے احوال شہادت کے تحریر پر اکتفا کرتا ہے ورنہ بقول عمیدی رازی

شعر

کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست	کہ ترکند سر انگشت وصفحہ بشمارد

اے مسلمانون مین اُس جناب کا ذکر کرتا ہون جو داماد وابن عم ووصیِ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وشہنشاہ ولایت وسردار اولیا ہے - حدیث اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ شاہد حال ہے کہ وہ عالم علم شریعت بلاقیل وقال ہے - وہادی ورہنما وخضر طریق طریقت بے مثال ہے اور واقف اسرار ورموز حقیقت لازوال ہے وعارف مناہج معرفت بدرجۂ کمال ہے - خرقۂ فقر جو شب معراج مین درگاہ ربّانی سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت ہوا وہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس عاجز کے ممدوح کو مرحمت ہوا - ہمارے ممدوح نے

اور اپنی امت سے جو محبت و مودت و متابعت اہلبیت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کی وہ بحکم خدا ہے جیسا کہ آیت قرآن مجید قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى اسپر شاہد ہے معنی اس آیت کے یہ ہین اللہ تعالے حکم کرتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کہدے کہ مین نہین طلب کرتا ہون کوئی اجرت تبلیغ رسالت کی مگر یہ کہ تم لوگ محبت کرو میرے اہل قرابت کے ساتھ اور تفسیر کشاف مین یہ مرقوم ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے صحابہ نے رسول خدا سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلعم آپکے وہ کون قرابتمند ہین جنکی محبت ہم لوگون پر فرض ہے تو آپ نے فرمایا کہ علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام۔

اے مسلمانون جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون کو راہ حق دکھائی ایمان بتایا و سکھایا و مسلمان بنایا بُت پرستی چھوڑائی۔ اور خدائے حقیقی کی پرستش کی ہدایت فرمائی اخلاق ہم لوگون کے درست کیئے۔ اور حق تو یہ ہے کہ آپ کے پہلے ہم لوگ حیوان تھے آپکی تعلیم نے ہم لوگون کو انسان بنایا۔ اور سب تبلیغ رسالت کا کام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام کو پہونچایا۔ اور اسکی کوئی مزدوری اپنی امت سے طلب نہین کی مگر یہ کہ آپکی امت آپ کے اقران کے ساتھ محبت کرے۔ اور خداوند تعالیٰ نے جب اس محبت کے طلب کرنے کا حکم دیا تو رسول مقبول صلعم نے ایسا کیا۔ ایسی صورت مین ہم لوگون پر محبت اہلبیت اطہار یعنی پنجتن پاک کی بحکم خدا فرض و واجب ہونا ثابت و ظاہر ہوا۔ حیف ہے کہ ہم مسلمانان ترک

واجب کے مرتکب ہون - اور جو جو احسانات رسول مقبول صلی اللہ وسلم کے ہم لوگون پر ہین اُسکو فراموش کرین اور اُنکی وصیت و طلب محبت کی تعمیل نکرین بہت سے ایسے مسلمان ہین جو انسب امورات سے واقف بھی ہین لیکن بعوض محبت کے اُنکا یہ فعل ہے کہ اگر کوئی شخص نام حضرات پنجتن کا لے یا اُنکے فضائل نامحصور کو بیان کرے تو اگر بظاہر نہین تو دل مین مُکدّر ہوتے ہین - اور بے تحاشا قائل پر شیعہ و رافضی ہونے کا اتہام دینے لگتے ہین

ای مسلمانون تصور کرو کہ بحکم خدا و رسول خدا اہلبیت اطہار قابل محبت و متابعت کے ہین یا نہین - یا اس قابل تھے جیسا کہ سلوک اُنکے ساتھ کیا گیا - حیف ہے کہ جو لوگ ایسا سلوک کرنے والے تھے وہ مسلمان کہلاتے تھے - اور کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے تھے - اور باوجود اسکے اہلبیت رسول مقبول کے ساتھ اُنھون نے بدسلوکی کی صد حیف کہ بدسلوکی بھی اعلیٰ درجے کی کی - مین تم لوگون سے پوچھتا ہون اور انصاف چاہتا ہون کہ علی مرتضیٰ علیہ السلام ضربت ابن ملجم سے شہید ہونے کے قابل تھے - اور حضرت امام حسن علیہ السلام زہر بلا سے - اور حضرت امام حسین علیہ السلام خنجر جور وجفا سے شہید کئے جانیکے لائق تھے - اور یہی برتاؤ اور یہی سلوک اہلبیت کے ساتھ اُمتیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنا لازم تھا اِن حضرات خجستہ آیات کا اپنے مصائب پر اور بدسلوکی پر اُمتیان محمدی کے صبر کرنا ایک ایسی فضیلت مخصوص ہے جو سوائے خاندان رسول مقبول صلی اللہ علیہ و

وسلم کے کسیکو حاصل نہین ہوسکتی - افسوس ہے کہ ان حالات سے اکثر مسلمان واقف نہین ہین اگرچہ ان حالات کا دیکھنا اور سننا اور حالات فضائل سے مطلع ہوکر مصائب پر اہلبیت نبوت ؑ کے آنسو بہانا کم سے کم سنت رسول مقبول صلعم وخاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے - کیون کہ یہ بات معتبر روایتون سے ثابت ہوئی ہے کہ خود جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ نے جب خبر ان واقعات کی دی ہے تو آپکو گریہ طاری ہوا ہے اور یہ فعل آپکا قبل واقعہ کے ہوا تھا - بعد واقعہ کے کیا ہم مسلمانون کو لازم نہین ہے کہ مصائب پر اُن حضرات کے جنکی محبت اور دوستی بحکم خداوند تعالی ہم لوگون پر فرض و واجب کی گئی ہے اشک محبت وحسرت بہائین اور سنت کو اپنے رسول صلعم کی بجالائین -

اے مسلمانون یہ واقعہ جانکاہ کسی ایسے کافر کے ہاتھ سے نہین ہوا ہے جو کفر کا مدعی تھا بلکہ ایسے اشخاص سے یہ فعل قبیح وقوع مین آئے جو مسلمان کہلاتے تھے اور کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتے تھے - ہائے افسوس اُن لوگون نے یہ نہین سمجھا کہ مقتول اُنکا بہترین خاصان خدا بعد رسول خدا ہے اور جسکا خطاب یداللہ اسد اللہ الغالب مظہر العجائب الغرائب ہے - جسنے تمامی عمر کو راہ خدا وطاعات خدا مین صرف کیا - اور دنیا کی طرف توجہ نہین کی - صد حیف کہ اُن ملعونون نے یہ خیال نہین کیا کہ جسکا ہم کلمہ پڑھتے ہین اُسکا محبوب خاص مقتول ہمارا ہے جو برادر و داماد و وصی رسول

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

مقبول سرور انبیا کا ہے جسکی شان مین متعدد آئتین نازل ہوئی ہین۔ اور جنکی محبت واطاعت کے لیے بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی اور تاکید اکید کی ہے اور جنکی محبت باعث نجات مومنان باخلوص مانی گئی ہی اور یہ محبت بحکم خدا اور رسول خدا مسلمانون پر فرض کی گئی۔ جب بروز قیامت ایسے لوگون سے اور مخالفین اہلبیت سے خداوند عزوجل ورسول برحق سوال کرینگے کہ تم لوگون نے میری وصیت کو کس طرح مانا اور کیسا سلوک ہماری اہلبیت اور ہمارے عزیزان خاص کے ساتھ کیا تو ایسے لوگ بروز قیامت کیا جواب دینگے۔ اب وہ زمانہ نہین ہے اور نہ حضرات اہلبیت مین سے کوئی موجود ہین کہ اُنکے ساتھ مخالفت نیزہ وشمشیر سے کیجائے۔ مگر حیف ہے اُن لوگون پر جو فضائل حضرات اہلبیت کو سُنکر اگر بظاہر نہین تو دل مین مُکدر ضرور ہوتے ہین اور جو شخص محبت اہلبیت کا دم بھرتا ہے اور اُنکی فضیلتون کا اظہار کرتا ہے اُسپر بے ساختہ تہمت شیعہ و رافضی ہونے کی لگاتے ہین گویا کہ اُنکے ذہن مین یہ ہے کہ فضائل حضرات اہلبیت کا بیان کرنا اور اظہار محبت کرنا اور اُنکے مصائب پر اشک حسرت بہانا اور اُنکے فضائل کو سُنکر اشک روان کرنا خاص اُنھین لوگون کا کام ہے جو شیعہ مذہب رکھتے ہین۔ حالانکہ یہ خیال نہین کرتے کہ خود صحابہ کبار اور اولیاء کرام کا محبت مین حضرات اہلبیت کے کیا حال تھا۔ اور اُنکے زبان وقلم سے کیسے فضائل ومراتب کا اظہار ہوا ہے۔ یہ بات

اسی زمانہ مین جاری نہین ہوئی ہے - جُہلا و منافقون کا زمانہ سلف مین بھی یہی حال تھا - اور جو اشخاص افعال قبیحہ کے مرتکب ہوئے ہن یا ایمان اُنکا درست نہ تھا یا وہ بالکل منزلت سے حضرات اہلبیت کے واقف نہ تھے اُنکا یہی حال تھا - اب کے جہال بھی ناواقفیت کی وجہ سے جہاد سیفی ممکن نہین ہے تو جہاد لسانی اپنی حماقت سے کرنے کو آمادہ ہو جاتے ہین - اور بے فائدہ اپنی عاقبت خراب و برباد کرتے ہین -

اپنی کتاب صواعق محرقہ مین ابن حجر مکی رح نے حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا یہ قول لکھا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ مین جب حضرت علی علیہ السلام کے فضائل نامحصور کا بیان کرتا ہون تو مجکو لوگ رافضی کہتے ہین - اور امام شافعی رح نے مجبور ہو کر رباعیان و اشعار نظم کیے جس مین صاف کہدیا کہ اگر حُبِّ علی علیہ السلام و اہلبیت رفض ہے تو مین رافضی ہون - اور اُنکے اشعار و نظم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صرف بیان فضیلت اہالیان خاندان نبوت و خاصان اہلبیت کی وجہ سے وہ رافضی لکھے گئے جب ان جہال کے ہاتھون سے ایسے اکابر علما بھی نہ بچے تو مین کیا ہون -

امام شافعی علیہ الرحمۃ کا شعر جو مشہور و معروف ہے بتصدیق کلام مذکورۂ بالا اس جگہ نقل کیا جاتا ہے کہ جسکا اردو ترجمہ لفظی بھی نظم مین کیا گیا ہے - وہ بھی اِس غرض سے درج کیا گیا ہے کہ اردو دان مضمون شعر عربی کو بخوبی سمجھ لین -

شعر عربی امام شافعی رح

لَوْکَانَ رَفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ		فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّیْ رَافِضٌ

ترجمہ اردو شعر مذکور

کہتے ہین شافعی بہ حُبّ دلی		ہے اگر رفض حُبّ آل نبیؐ
دین شہادت یہ آدمی و پری		مین بھی تب رفض سے نہین ہون بری

اور ملا جامی رح نے کتاب سلسلۃ الذہب مین جو چند اشعار اس خصوص مین نظم کر کے تحریر فرمائے ہین م انکا اس مقام پر نقل کر دینا بیجا نہوگا - اس لیئے وہ سب اشعار نقل کیئے جاتے ہین -

شافعی آنکہ سنت نبویؐ	ناغنی ودنکی لم کرد ان پیچ خانہ دوست انداختن ۱۲	ز اجتہاد قویم اوست قوی
بزبانِ فصیح و لفظ متین		گفت در طے شعر سحر آئین
گر بود رفض حُبّ آل رسُولؐ		یا تو لا بجاندان رسُول
گو گوا باش آدمی و پری		کہ شدم من ز غیر رفض بری
کیش من رفض دین من رفض ست		رفع من رفض مابقی خفض است
این نہ رفض ست محض ایمان ست		رسم معروف اہل عرفان ست
رفض اگر ہست حُبّ آل نبیؐ		رفض فرض ست بر فقیر و غنی

مین قسم کھاتا ہون اُس خدائے پاک کی کہ جسنے مجھے پیدا کیا اور میرے سینہ کو نور محبت اہلبیت سے روشن کیا اگر ساری دنیا متفق ہو کر مجکو شیعہ و

رافضی کیا اگر کافر بھی کہے تو دامن محبت آل عبا کو ہاتھ سے نہ چھوڑونگا۔ اور اپنے خداے جل شانہ سے میری عاجزانہ یہ دعا ہے کہ اے میرے پروردگار مجکو محبت واطاعت مین اپنے اور اپنے حبیب سید انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور خاصان اہلبیت کے جسمین پنجتن پاک و دگر آئمۂ اطہار داخل و شامل ہین مرتے دم تک سرگرم و قائم رکھ اور اس عاجز کی یہ دعا قبول فرما۔

از سعدی شیرازی رحمۃ اللہ

خدایا بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنے ور قبول	من و دست و دامانِ آل رسولؐ

ایضاً

کس را چہ زور و زہرہ کہ وصف علی کند	جبّار در مناقب او گفت ہل اَتیٰ
فردا کہ ہر کسے بشفیعے زنند دست	مائیم و دست و دامنِ معصوم مُرتَضےٰ

مثنوی

بسوی کعبہ رود شیخ و من بسوی نجف	برب کعبہ کہ اینجا مراست حق بطرف
تفاوتی کہ میانِ من ست و او این ست	کہ من بسعے گہر رفتم او بسعے صدف

قطعہ

اگر پرسد از من خدائی کریم	بحب کہ بردی بسر زندگی را
کہ مولات بود و کرا بندہ بودے	بگویم علےؑ باز گویم علےؑ را

حصہ فقر کا کامل پایا وہ فقر جسکی نسبت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ ارشاد فرمایا جتنے اولیاء اللہ ہین اسی شجر کے خوشہ چین ہین اور اسی جناب کے ارادت کیش و مریدین ہین اسی درگاہ سے سب کو فیض حاصل ہوا ہے۔ اور ارادت کیشان باخلوص کو جنکا مجمع اس طرف کو مائل ہوا ہے استفادہ کامل ہوا ہے۔ کوئی طالب باخلوص محروم نہین رہا۔ ہر ایک کے حوصلے ولیاقت وقابلیت وکسب وریاضت کے مطابق اُسکو درجہ ملا ہے۔ حضرتِ عشق آپ ہی ہین اور آپ ہی نے راہ عشقِ الٰہی دیکھائی اور عشاق کو اپنے گردگار معشوق حقیقی کے عشق مین مبتلا کر کے صحرانوردی کرائی۔ عشق کا درجہ سب سے اعلی ہے عاشق کا ہر منزل مین بول بالا ہے۔ مولانا روم قدس سرہٗ فرماتے ہین **شعر**

ہر چہ گوئی عشق زان برتر بود	عشق امیر المومنین حیدر بود

اے مسلمانون آگاہ ہو کہ یہ تذکرہ شہادت اُس شیر دلاور کا ہے جسنے راہ خدا مین اپنی جان کو جان نہ سمجھا۔ اور جسکو اپنے نفس کے اوپر ایسی قدرت تھی کہ دنیا کی نعمتون اور لذتون کی طرف اُسنے مطلقاً توجہ نہین فرمائی۔ حضرت مولانا شمس التبریز قدس سرہ فرماتے ہین **شعر**

آن شیر دلاور کہ برائے طمع نفس	بر خوان جہان پنجہ نیالود علی بود

یہ اُس بزرگ کا سانحہ شہادت ہے جسکی محبت اور جسکے اہلخاندانکی

محبت تمامی خلائق پر بواسطہ قرآن مجید و اقوال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض و واجب ہوئی ہے اُسکو بغور سُنو و تصور کرو کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کی بخشایش کے لیئے کیسے کیسے اہل خاندان و اقربائے قریب تر کا راہ خدا مین شہید ہونا قبول کرلیا۔ ان ابرارون کا ہم مسلمانون پر کیسا احسان ہے کہ تا قیام قیامت ادا نہین ہوسکتا حیف ہے کہ ہم مسلمان کہلائین اور انکے حالات کو سُنکر اشک محبت نہ بہائین۔

ذکر فضائل رُباعی

حیدر کی صفت کیا کوئی انسان لکھے	کیا تاب کوئی دوسرا قرآن لکھے
ممکن نہین انسان سے ثنائے حیدر	ہان لکھے تو پھر ایزد سبحان لکھے

کتاب صواعق محرقہ مصنفہ ابن حجر مکی مین بروایت احمد حنبل رحمہ اللہ و ترمذی مین یون مرقوم ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ کِتَابُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِی وَاَھْلِبَیْتِی اِنَّھُمَا لَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا بِمَ تَخْلُفُونِی فِیھِمَا یہ حدیث ایک قول کے روسے حجۃ الوداع مین ارشاد ہوئی ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مین بزمان علالت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت کہ حجرۂ مبارک آپکا اصحاب سے بھرا ہوا تھا

یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔

اور بعض کا قول یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرے تھے تو اثنائے راہ مین یہ حدیث بطور خطبے کے فرمائی تھی مگر اسمین کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے کہ یہ حدیث بطور وصیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔

یعنی فرمایا کہ مین چھوڑتا ہون درمیان تمھارے دو بزرگ چیزدن کو کہ تم اُنکے ساتھ تمسک پکڑو یعنی پیروی کرو اُنکی میرے بعد جب تم گمراہ نہوگے راہ راست سے۔ اُن دو بزرگ چیزون مین سے ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی ہے یعنی قرآن مجید جو ایک رسی آسمان سے کھچی ہے زمین تک۔ اور دوسری چیز بزرگ ہماری عترت واہلبیت ہین اور یہ دونون جدا نہونگے یہانتک کہ پہونچین سگے ہمارے پاس حوض کوثر تک۔ پس نظر کرو اس بات پر کہ کیسا برتاؤ وعمل ساتھ اُن چیزون کے میرے بعد تم کرتے ہو۔

اور ایک روایت مین یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کتاب اللہ مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہے جو شخص اُسپر سوار ہوا اُسنے نجات پائی اور اہلبیت ہماری دروازۂ مغفرت ہین جو شخص اُس دروازے مین داخل ہوا سب گناہ اُسکے دھل گئے۔ اور اہلبیت وہ لوگ ہین جن پر صدقہ حرام ہے اور قرآن مجید مین جنکے لیے آیت تطہیر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ؕ نازل ہوئی ہے
اُن مین ہمارے آقا و مولا علی علیہ السلام اور اُنکے دونون صاحبزادے
اور دختر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صلوات اللہ و سلامہم و
علیہم اجمعین داخل ہین - ترجمۂ آیت سوائے اسکے نہین ہے کہ ارادہ
کرتا ہے اللہ کہ لیجائے یعنی دور کرے تم سے ناپاکی یعنی گناہ ای اہلبیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پاک کرے تمکو جو پاک کرنے کا حق ہے
تفسیر حسینی مین بروایت حضرت عایشہ و اُمّ سلمہ و ابوسعید خدری
و انس رضی اللہ عنہم اس آیت کی شان مین حضرت علیؑ و حضرت فاطمہ
و حضرات حسن و حسین علیہم السلام کے نازل ہونا مرقوم ہے اور خود
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی گناہ و نجاست سے پاک
تھے - اس لیے ان حضرات کو خمسۂ آلِ عبا و پنجتن پاک کہتے ہین -

اور ایک روایت صحیحہ مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے ہم دو بزرگترین چیزین تم لوگون مین چھوڑے جاتے ہین
اگر متابعت کروگے اُن دونون چیزون کی تو تم گمراہ نہوگے ایک
اُن مین سے کتاب اللہ اور دوسرے اہلبیت و عترت ہماری ہے

اور طبرانی نے اُسپر یہ بڑھایا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ احکام قرآن مجید اور علما اہلبیت پر سبقت ندو کسی کو تاکہ تم ہلاکت مین